روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 16 ستمبر 2002ء 8 رجب 1423 ہجری- 16 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 211)

انقلاب

ھند بنت عتبہ اسلام کی شدید دشمن تھی- قبول اسلام کے بعد اس نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا-

یارسول اللہ روئے زمین پر جتنے بھی لوگ گھروں میں بستے ہیں میں ان میں سب سے زیادہ آپ کی رسوائی کی خواہش مند تھی مگر اب (آپ کے حسن واحسان کو دیکھ کر) میں دنیا کے تمام گھروں میں سب سے زیادہ آپ کی عزت کی تمنا رکھتی ہوں-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر ھند)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

براہین احمدیہ میں جو آج سے پچیس برس پہلے تمام ممالک میں شائع ہو چکی ہے- یعنی ہر حصہ پنجاب اور ہندوستان اور بلاد عرب اور شام اور کابل اور بخارا- غرض تمام بلاد اسلامیہ میں پہنچائی گئی ہے اس میں یہ ایک پیشگوئی ہے (-) یعنی خدا کی وحی میں میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی میں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں- یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خداتعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی- پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے- اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے- اگرچہ یہ درست ہے کہ ان کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی- غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں- پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے- کون اس بات میں مجھے جھٹلا سکتا ہے کہ جب یہ پیشگوئی خداتعالیٰ نے فرمائی اور براہین احمدیہ میں درج کر کے شائع کی گئی- اس وقت جیسا کہ خدا نے فرمایا میں اکیلا تھا اور بجز خدا کے میرے ساتھ کوئی نہ تھا میں اپنے خویشوں کی نگاہ میں حقیر تھا کیونکہ ان کی راہیں اور تھیں اور میری راہ اور تھی- (-) اب کہو کہ کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں- کیا انسان اس پر قادر ہے اور اگر قادر ہے تو زمانہ حال یا سابق زمانہ میں سے اس کی کوئی نظیر پیش کرو-

(حقیقۃ الوحی- روحانی خزائن جلد 22 ص 248)

حضور انور کے پرانے خطبات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرانے خطبات جمعہ ٹیلی کاسٹ کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے- یہ خطبات ہر بدھ کو صبح 11 بجے اور رات 9 بجے دکھائے جاتے ہیں- احباب جماعت بھرپور استفادہ فرمائیں-

(نظارت اشاعت)

انفارمیشن سیل نظارت تعلیم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں طلباء وطالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک انفارمیشن سیل قائم ہے- جہاں پر اندرون ملک اور بیرون ملک اچھے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیز کے Prospectus بغرض راہنمائی رکھے گئے ہیں- ہر ماہ بیسیوں طلباء وطالبات بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ اس انفارمیشن سیل سے مستفید ہو رہے ہیں وہ تمام طلباء و طالبات جن کو مزید تعلیم کیلئے Subjects کے انتخاب یا تعلیمی ادارہ کے انتخاب میں یا کسی بھی تعلیمی راہنمائی کی ضرورت ہو تو فوری نظارت تعلیم کے انفارمیشن سیل سے رابطہ کریں ہر ممکنہ راہنمائی کی جائے گی- بہتر ہوگا کہ بالمشافہ ملاقات سے راہنمائی حاصل کی جائے تاہم بذریعہ ڈاک بھی آپ مطلوبہ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مناسب یہی ہوگا کہ طالب علم/طالبہ گزشتہ پاس کردہ امتحان کی Marks Sheet کی نقل اور اپنی پسندیدہ فیلڈز کا ذکر ضرور کریں- یہ سہولت طلباء و طالبات کیلئے فراہم کی گئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے-

(نظارت تعلیم)

ہوادار نیٹ بیگ

1- پیاز لہسن اور دیگر سبزیوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کیلئے ہوادار جالی والے نیٹ بیگ اڑھائی' پانچ' دس اور پچیس کلو میں سستے داموں دستیاب ہیں-

2- گلاب کے پھول اور ہار موتیا کے ہار گجرے بالیاں اور گلاب کے بوکے اور گلدستے۔

3 موسم برسات کی آمد پر گھروں میں اور گھروں سے باہر سایہ دار درخت اور پھلدار درخت لگا کر ربوہ کو سرسبز بنائیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1935ء

①

اس سال کے شروع سے جماعت کے خلاف دردناک مظالم کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ قاتلانہ حملے ہوئے مارا پیٹا گیا۔ سنگباری کی گئی۔ نعشوں کی تدفین میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ پانی بند کیا گیا۔ بیوت الذکر پر قبضہ کیا گیا اور کئی جگہوں سے دھکے دے کر نکالا گیا۔ خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ جھوٹی افواہیں اور ارتداد کی خبریں مشہور کی گئیں۔ جن کی تفصیل تاریخ احمدیت کی 7ویں جلد میں موجود ہے۔

حضرت مصلح موعود نے جماعت کو صبر اور تحمل کی بار بار تعلیم دیتے ہوئے جماعت کو اعلیٰ نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی۔

3 جنوری — حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات بعمر 80 سال۔

11 جنوری — حضور نے دعوتی سروے کے لئے تحریک جدید کی طرف سے 16 سائیکلوں کی تحریک فرمائی جس پر کثرت سے سائیکل آ گئے۔

16 جنوری — عراق میں شیخ احمد فرقانی صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

16 جنوری — حضرت ملک الطاف خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

20 جنوری — نیروبی میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور سائیں لال حسین اختر کا مناظرہ ہوا جس میں حق کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔

25 جنوری — آل انڈیا نیشنل لیگ کے نام سے لاہور میں ایک انجمن قائم کی گئی محترم شیخ بشیر احمد صاحب اس کے صدر مقرر ہوئے۔ اس کا مقصد قانونی حدود کے اندر رہ کر اپنے حقوق حاصل کرنا تھا۔

30 جنوری — ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے قادیان میں 2 ماہ کے لئے دفعہ 144 نافذ کر دی جس کے ذریعہ قادیان میں احمدیوں سے آزادی تقریر کا حق سلب کر لیا گیا اور مخالفین کو کھلی چھٹی دے دی گئی۔

2/اپریل کو ہائیکورٹ نے اسے ناجائز قرار دے دیا۔

جنوری — حضور نے تحریک جدید کا مستقل دفتر قائم کیا اور اس کا انچارج مولوی عبدالرحمان صاحب انور کو مقرر کیا جو 1946ء تک اس منصب پر فائز رہے۔

آغاز 35 میں تحریک جدید کی طرف سے چار مراکز قائم کئے گئے جن میں مکیریاں ضلع ہوشیار پور اور رویروال ضلع امرتسر قابل ذکر ہیں۔

جنوری — فلسطین سے سہ ماہی رسالہ البشارۃ الاسلامیہ کو ماہوار کر دیا گیا۔

18 فروری — حضور نے دارالبرکات قادیان کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

22 فروری — حضور نے گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کے لئے 5 سو روپے امداد فرمائی۔

23 فروری — حضرت ماسٹر ہدایت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

فروری — ہندوستان سے باہر سب سے پہلے بلاد عربیہ کے احمدیوں نے تحریک جدید پر لبیک کہا۔ جماعت فلسطین کی طرف سے 400 شلنگ کے وعدے موصول ہوئے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 223

حضرت اویس قرنیؒ اور خدمت والدہ کا فریضہ

سرزمین یمن کے قدیم محلہ قرن میں خیر التابعین حضرت اویس کی ولادت ہوئی۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی عاشق تھے۔ آپ کی والدہ ضعیف اور نابینا تھیں جو آپ کو خود سے جدا نہ ہونے دیتی تھیں اور آپ دن رات ان کی خدمت میں ہی مصروف رہتے اور ان کی اطاعت سے اعراض کو شریعت کی خلاف ورزی پر محمول سمجھتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زندگی بھر حاضر نہ ہو سکے تاہم جناب الٰہی کی طرف سے آنحضورؐ کو ان کے باطنی احوال سے منکشف فرمایا گیا اور حضورؐ نے وصیت فرمائی کہ انہیں میرا اسلام پہنچایا جائے جس کی تعمیل کی سعادت حضرت سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب خلیفۃ الرسول کو حاصل ہوئی (تذکرۃ الاولیاء باب اول از حضرت فرید الدین عطارؒ) حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے جنگ صفین (جون 657ء) میں خلیفہ رابع سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کی طرف سے شرکت فرمائی۔ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ (اسد الغابہ از علامہ ابوالحسن علی الجزری ابن اثیر جلد اول زیر لفظ اویس قرنی)

حضرت مسیح موعود نے 21 اپریل 1899ء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اس وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ اُن کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ اُن سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 195-196)

سلطان صلاح الدین ایوبی کی فتوحات کا راز

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبیؒ (ولادت 1138ء۔ وفات 1193ء) شام کے فرمانروا اور خاندان ایوبی کے بانی اور شہرہ آفاق مسلم کمانڈر تھے جو دوڈھائی برس کی معرکہ آرئیوں کے بعد 20 ستمبر 1187ء کو بیت المقدس تک پہنچے اور یورپین فوجوں پر ایک طویل محاصرے کے بعد فتح پائی جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل وکرم سے 4/اکتوبر 1187ء کو نوے برس کے بعد مسلمانوں کا قبلہ اوّل پھر سے ان کے قبضے میں آ گیا۔ سلطان نے مفتوحین سے اس قدر عدل واحسان، رحم وکرم، رواداری اور دریادلی کا مثالی سلوک کیا کہ یورپین مؤرخ آج تک آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ (فیروز سنز اردو انسائیکلوپیڈیا صفحہ 659 طبع سوم لاہور جنوری 1984ء)

حضرت سلطان اور قرن اوّل کے دیگر بزرگوں کی کامیابیوں اور فتوحات کا سربستہ راز کیا ہے؟ امام الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زبان مبارک سے اس کا جواب سنئے۔ فرمایا:

"جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں ....صحابہ کے نمونوں کو آپ سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے۔ اور ان ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ ان لوگوں کی پیروی کسی رسم ورواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفار کہتے تھے جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا اس میں سر یہ تھا

خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔ صلاح الدین کے مقابلہ پر کس قدر ہجوم ہوا تھا لیکن آخر اس پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اس کی نیت اسلام کی خدمت تھی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409-410)

امام بیت الفضل لنڈن اور نمایاں جماعتی عہدوں پر خدمات سلسلہ کی توفیق پانے والے دیرینہ خادم

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی سیرت وسوانح

آپ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری رہے اور قائداعظم کی ہندوستان واپسی کے لئے مساعی کی توفیق ملی

قسط اول

یکے از 313 رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کے گھرانہ میں جنم لینے والا فرزند ''رحیم بخش'' آسمان احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ۔ سراپا اخلاص ووفا مولانا عبدالرحیم درد کے طور پر ہر کس وناکس میں معروف ہوا۔ ابتداء سے تادم آخر نہایت نمایاں طور پر خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب لدھیانہ میں پیدا ہوئے آپ کی ولادت 1894ء کی ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کے عشاق میں سے تھے۔ پیکر اخلاص حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب (سرخ چھینٹوں کے آسمانی نشان کے عینی شاہد) آپ کے پھوپھا اور خسر تھے۔ حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب 1891ء میں اس مباحثہ میں موجود تھے جو لدھیانہ میں حضرت اقدس اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مابین ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کی موجودگی کا ذکر فرمایا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود 1892ء میں دوبارہ لدھیانہ تشریف لائے تو حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جس پر ان کے والد صاحب نے سخت تکالیف دینا شروع کیں۔ انہیں اتنا مارتے کہ وہ بعض اوقات بے ہوش ہو جاتے مگر کبھی اف تک نہ کی اور بدستور بڑی سعادت سے والد صاحب کی خدمت میں مصروف رہتے۔ گالیاں سنتے مگر حق کی آواز پہنچاتے۔ آخر حضرت اقدس کی دعاؤں سے طبیعت میں نرمی پیدا ہوئی اور مخالفت ترک کر دی۔ حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کی ہمشیرہ سے حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کی شادی ہوئی۔ یہ رشتہ خود حضرت اقدس نے تجویز فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب اپنے والد صاحب کی اولاد تین بیٹیوں اور دو بیٹوں میں سب سے بڑے تھے آپ کی ولادت کے موقعہ پر آپ کا نام رحیم بخش رکھا گیا بعد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا نام عبدالرحیم رکھا اور درد تخلص عطا کیا۔ چونکہ آپ کی ولادت سے دو سال قبل 1892ء میں آپ کے والد ماجد نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی اس طرح آپ پیدائشی احمدی تھے۔

آپ کی تعلیم

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے ابتدائی تعلیم لدھیانہ میں حاصل کی۔ آپ ایک ذہین طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ آپ کی یادداشت نہایت عمدہ تھی۔ اپنی تصنیف ''والد صاحب'' میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ پہلی مرتبہ 1899ء میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ قادیان آئے تھے جو آپ کو اچھی طرح یاد ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ساڑھے چار سال تھی۔ بچپن میں آپ کی صحت کمزور تھی مگر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی برکت سے آپ تندرست ہو گئے۔ حضرت منشی برکت علی صاحب نے ماسٹر قادر بخش صاحب کی وفات پر ایک مضمون تحریر فرمایا اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''آپ کے خلف الرشید مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے جو آج کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں نویں دسویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ آپ ان کے متعلق بڑے وثوق اور اطمینان قلبی سے فرمایا کرتے تھے کہ اس کے متعلق تو مجھے ذرا بھی فکر نہیں کیونکہ اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص طور پر دعائیں کی ہیں''۔

(الفضل 23 مئی 1924ء)

1914ء میں آپ نے لاہور سے بی اے کا امتحان دیا۔ لاہور میں آپ کو احمدیہ ہوسٹل میں بھی رہنے کا موقع ملا۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور ایک عرصہ تک احمدی نوجوانوں کے لئے دینی اور علمی مرکز تھا۔ یہ وہ مرکز تھا جہاں سے حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب، حضرت ملک غلام فرید صاحب، حضرت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم، حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب، حضرت شیخ بشیر احمد صاحب، حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب جیسے وجود پیدا ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے تو احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام فرماتے تاکہ طلباء کی دینی تربیت ہو سکے۔ اسی طرح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی وہاں درس و تدریس کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 203)

آپ کی شادیاں

مولانا عبدالرحیم درد صاحب بی اے کرنے کے بعد مشن سکول ہوشیار میں ملازم ہوئے۔ 1916ء میں آپ نے ایم اے (عربی) اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کیا۔ پھر 1919ء میں آپ مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوئے اور کامیاب ہوئے۔ 1915ء میں آپ کی پہلی شادی سارہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد اسماعیل صاحب مالیر کوٹلوی سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان میں آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپ کی دوسری شادی مریم بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب سے 1917ء میں ہوئی۔ یہ نکاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی پڑھا۔''

(''والد صاحب'': صفحہ 47)

وقف زندگی اور قادیان میں مستقل قیام

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب 1919ء میں زندگی وقف کر کے مستقل طور پر قادیان میں رہائش پذیر ہو گئے۔ قادیان آتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اس کمیٹی کا رکن مقرر فرمایا جو آپ نے جماعت کی بڑھتی ہوئی اشاعتی ضروریات کے لئے مدرسہ احمدیہ کو ترقی دے کر اسے ایک عربی کالج تک پہنچانے کے لئے تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے ایک سکیم تیار کی۔

(تاریخ احمدیت: جلد نمبر 6: صفحہ 24)

1920ء میں حضرت درد صاحب کو افسر ڈاک مقرر کر دیا گیا بعد ازاں اسی محکمہ کو درد صاحب کے زمانہ میں ہی پرائیویٹ سیکرٹری کا نام دے دیا گیا۔ آپ 1924ء تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔

(تاریخ احمدیت: جلد 5 صفحہ 148)

بعد میں 1941ء تا 1943ء کے عرصہ میں بھی آپ کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔

حضرت مصلح موعود کے ساتھ سفر انگلستان

1924ء میں انگلستان میں وہاں کے بعض معززین کی تجویز پر مذاہب کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جو ویمبلے کانفرنس کہلاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کانفرنس میں پڑھے جانے کے لئے فوری طور پر ایک مضمون تحریر کرنا شروع کیا۔ نیز آپ نے یہ مشورہ طلب فرمایا کہ اس موقع پر جماعت کی نمائندگی میں کون شخص لنڈن جائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے تجویز پیش کی کہ یہ ایک خاص موقع ہے اگر حضور خود تشریف لے جائیں تو مناسب ہو گا۔ بیرونی جماعتوں کی رائے حاصل کرنے کے بعد یہی طے پایا کہ حضور مع اپنے چند خدام کے انگلستان تشریف لے جائیں۔ چنانچہ جن احباب کو اس سفر میں حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب بھی شامل تھے۔ 2۔ اگست 1924ء کو اس مبارک قافلہ نے انگلستان کی سرزمین پر قدم رکھا۔ درد صاحب کی مسودہ کو ٹائپ کروانے اور اصل متن سے مقابلے کی ذمہ داری تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 392 تا 395

انچارج لنڈن مشن

اس سفر کے دوران 19۔ اکتوبر 1924ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ''بیت الفضل'' لنڈن کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر منعقد ہونے والی تقریب میں مولانا درد صاحب نے ایک مختصر تقریر میں مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ ''بیت'' کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضور مع اپنے رفقاء کے نومبر میں واپس تشریف لے آئے۔ حضور نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی جگہ مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو

لنڈن مشن کا انچارج مقرر فرمایا اور مکرم ملک غلام فرید صاحب کو نائب مقرر فرمایا- آپ کے لنڈن مشن کا انچارج مقرر ہونے کے ساتھ ہی رسالہ ریویو آف ریلجنز قادیان کی بجائے لنڈن سے شائع ہونے لگا-

اسی طرح حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی ادارت میں لنڈن سے ایک ہفت روزہ اخبار ''مسلم ٹائمز'' بھی شائع ہوتا رہا-

(الفضل 28 دسمبر 1939ء)

آپ کے قیام کے دوران ہی ''بیت الفضل'' لنڈن کی تعمیر مکمل ہوئی اور اس کا افتتاح سر عبدالقادر کے ہاتھوں عمل میں آیا- حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب ''بیت'' فضل لنڈن کے پہلے امام مقرر ہوئے- قیام لنڈن کے دوران ہی آپ دعوت الی اللہ کی اغراض سے یورپ کے بعض اور ملکوں میں بھی دورہ پر تشریف لے گئے- ان ممالک میں جرمنی اور البانیہ وغیرہ شامل ہیں - 22 / اکتوبر 1928ء کو آپ انگلستان میں چار سال تک فرائض سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے- واپسی پر آپ نے ترکی، شام اور عراق میں بھی مختصر قیام کیا اور پیغام حق پہنچایا- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت درد صاحب کے استقبال کے لئے دوسرے احباب کے ہمراہ قادیان سے قریباً تین میل باہر بٹالہ کی سڑک پر تشریف لے گئے اور معانقہ فرمایا-

کشمیر کمیٹی میں خدمات

وادی کشمیر کی مسلم اکثریت 1930ء کی دھائی میں ڈوگرہ راج کے شدید مظالم کا شکار تھی- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کشمیری مسلمانوں کی حالت سے خوب باخبر تھے اور آپ کا دل ان مظلوموں کے لئے بہت درد محسوس کرتا تھا- چنانچہ آپ نے ان کے حقوق کی خاطر جدوجہد شروع کی- 3 جولائی 1931ء کو جب سری نگر میں مظلوم مسلمانوں پر گولی چلائی گئی تو حضور نے وائسرائے ہند کو ریاست کشمیر کی حکومت کے طرز عمل کے خلاف ایک احتجاجی تار بھجوایا- نیز ہندوستان کے بعض مسلمان رہنماؤں کو بذریعہ تار دعوت دی کہ وہ 25 جولائی 1931ء کو شملہ میں جمع ہو کر کشمیر کے معاملہ پر غور کریں- چنانچہ شملہ میں یہ اجلاس منعقد ہوا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے- آپ نے یہ عہدہ ڈاکٹر سر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی اور دیگر اکابرین کے اصرار پر قبول کیا- نیز سب حاضرین کی رضامندی سے مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو اس کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا- اراکین میں خواجہ حسن نظامی، ڈاکٹر سر محمد اقبال، سر میاں فضل حسین، سر ذوالفقار علی خان، مولانا اسماعیل غزنوی وغیرہ شامل تھے- حضرت مولانا درد صاحب نے سیکرٹری کمیٹی کی حیثیت سے مسلمانان کشمیر کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں- آل انڈیا کشمیر کے قیام کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے چند روز شملہ میں ہی قیام فرمایا اور مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے حضور کی ہدایت کے ماتحت اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں-

پولیٹیکل سیکرٹری سے جب حضرت درد صاحب ملے تو وہ اس ملاقات سے اتنا متاثر ہوا کہ صدر کمیٹی یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کے لئے خود آیا اور تفصیل سے تمام معاملات پر تبادلہ خیال کیا- (کشمیر کی کہانی: از: چوہدری ظہور احمد صاحب: صفحہ 68)

14 / اگست 1931ء کو کشمیر ڈے منانے کا اعلان کیا گیا تو حضرت مولانا درد صاحب نے مختصر وقت میں ایک رسالہ تیار کر کے خاص اس دن کے لئے شائع کیا- خود کشمیری رہنماؤں کو اس امر کا بخوبی احساس تھا کہ جماعت احمدیہ گراں قدر خدمات بجالا رہی ہے- اکتوبر 1931ء میں مسلمان لیڈر شیخ محمد عبداللہ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ وہ اپنے نمائندگان کو کشمیر بھجوائیں تا کہ وہ مہاراجہ سے ملاقات کریں- چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے درد صاحب کو کشمیر بھجوایا- اسی طرح آپ نے جنوری 1932ء میں مولانا درد صاحب کی سرکردگی میں ایک وفد جموں بھجوایا تا کہ وہ کشمیر کے وزیراعظم اور دیگر اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کر کے ریاستی حکام کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ رعایا سے انصاف کریں-

جولائی 1932ء میں جب شیخ عبداللہ لاہور آئے تو صدر کشمیر کمیٹی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے مل کر یہ فیصلہ ہوا کہ سری نگر میں ایک آل جموں کشمیر مسلم پولیٹیکل کانفرنس منعقد کی جائے- شیخ محمد عبداللہ نے حضور سے درخواست کی کہ انہیں اتنے بڑے اجتماع کا تجربہ نہیں ہے اس لئے محترم درد صاحب کو جملہ انتظامات کی نگرانی کے لئے بھجوا دیا جائے- چنانچہ آپ نے درد صاحب کو کانفرنس سے کئی روز پہلے سری نگر بھجوایا- حضرت درد صاحب نے کانفرنس کے انتظامات کے علاوہ اس دوران مسلم کانفرنس کے مالی امور کو باقاعدہ اور منظم بنانے کے لئے ہدایات دیں- یکم فروری 1932ء کو لاہور میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک فوری اجلاس ہوا اور اس میں درد صاحب کی خدمات کے اعتراف میں ایک قرارداد منظور کی گئی-

(کشمیر کی کہانی: از چوہدری ظہور احمد صاحب: صفحہ 232)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت میں آپ کے مخلص خدام نے جس محنت و جانفشانی سے مظلوم کشمیریوں کے حقوق کے لئے جدوجہد کی تھی اس کا اعتراف کرتے ہوئے شیخ محمد عبداللہ نے حضور کے نام ایک مکتوب میں لکھا:-

''نہ میری زبان میں طاقت ہے اور نہ میرے قلم میں زور ہے اور نہ میرے پاس وہ الفاظ ہیں جن سے میں جناب کا اور جناب کے بھیجے ہوئے کارکن مولانا درد، سید زین العابدین صاحب وغیرہ کا شکریہ ادا کر سکوں-'' (تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 601)

عرفان احمد صاحب

مکرم ناصر احمد صاحب آف مغلپورہ کا ذکر خیر

خاکسار کے والد محترم 6 / اپریل 2002ء کو ہم سے بچھڑ کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے- آپ 12 دسمبر 1924ء کو قادیان کے نزدیک ایک گاؤں پڈیار میں پیدا ہوئے- والد صاحب کی پھوپھی برکت بیگم صاحبہ کہتی تھیں کہ جب ان کے والد صاحب حضرت میاں جمال دین صاحب حضرت مسیح موعود کی بیعت کے لئے قادیان گئے تو ان کے ساتھ ان کے والد حضرت حاجی گلاب دین صاحب اور حاجی صاحب کے والد حضرت میاں بوڑے صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اس طرح بفضلہ تعالیٰ ہمارے خاندان کی ساتویں نسل احمدیت میں شامل ہے والد صاحب کے نانا جان حضرت حکیم مولوی جلال دین صاحب بھی رفیق حضرت مسیح موعود تھے آپ ایک عرصہ تک گنج مغلپورہ جماعت کے صدر بھی رہے یہ سب رفقاء بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں-

تقسیم ملک کے وقت محترمی والد صاحب نے قادیان میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی سرانجام دینے کی توفیق بھی پائی- آپ خلافت اور احمدیت سے بہت پیار کرتے تھے پیارے حضور اقدس سے ملاقات کے وقت فرط جذبات سے آپ کے آنسو نکل آتے اور اپنا مدعا بیان کئے بغیر خاموش نیر بہا کر چلے آتے- آپ دعا گو، تہجد گزار اور پنجگانہ نماز کا التزام بھی کرتے اپنی اولاد کو ہمیشہ عوام الناس کے ساتھ بھلائی اور نیک کام کرنے کی تلقین کرتے- آپ آرڈیننس ڈپو لاہور کینٹ میں کام کرتے تھے آپ کے ایک غیر احمدی ساتھی کی رپورٹ پر آپ کو ملٹری ہسپتال میں آنکھوں کے آپریشن کے لئے ریفر کیا گیا جس کے نتیجہ میں آپ کی بینائی چلی گئی آپ کا وہ غیر احمدی ساتھی بعد میں آپ کے پاس جب بھی مالی مدد کے لئے آیا تو آپ نے اس کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا ہمیشہ کچھ نہ کچھ اس کو دیتے- غرض ہر ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے- اپنے ارد گرد کے ہمسایوں کا بھی بڑا خیال کرتے اگر کوئی ہمسایہ کسی کام کے سلسلہ میں ہمارے گھر آتا اور ہم بھائی وہ کام کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتے تو آپ بسا اوقات وہ کام کروانے کے لئے سختی بھی برتتے- رشتہ داروں یا محلّہ سے کوئی طالب علم آپ سے انگلش پڑھنے کے لئے آتا تو آپ اپنی بصارت سے محرومی کے باوجود ان کو بڑی محنت سے پڑھاتے اور وہ اچھے نمبروں سے امتحان میں پاس ہوتے-

آپ تواتر سے ہر سال رمضان المبارک میں ایک خطیر رقم افطاری کروانے کے لئے پاکستان بھجواتے- آپ نے ایک بیت الذکر میں ایم ٹی اے کی نشریات سے مستفید ہونے کے لئے ٹیلی ویژن کی خریداری کے لئے رقم بھی بھجوانے کی توفیق پائی- اسی طرح آپ بیت الفتوح برطانیہ کے لئے اپنا وعدہ پورا ہو جانے کے بعد بھی اپنی وفات تک باقاعدگی سے بیت الذکر کے لئے چندہ ادا کرتے رہے-

والد صاحب چھوٹے بچوں کے ساتھ بڑی شفقت اور پیار کرتے- بچوں کو دینے کے لئے سویٹس منگوا کر اپنی جیب میں رکھتے- خاکسار کی جب ہر ہفتہ ان سے ٹیلی فون پر بات ہوتی تو میرے چاروں بچوں کو ان کا نام لے لے کر بلاتے اور ان سے باتیں کرتے حالانکہ ہر ہفتہ بچوں سے وہی سوال اور وہی باتیں ہوتیں-

اپنے تمام رشتہ داروں کا بڑا خیال کرتے ہر ماہ باقاعدگی سے ہم بھائیوں میں سے کسی کا بازو پکڑ کر ان کے گھروں میں جاتے اور ان کا حال احوال دریافت کرتے- آپ کے اچھے حسن سلوک کی وجہ سے اپنے اور غیر بھی کشاں کشاں دور و نزدیک سے آپ کی وفات کا سن کر کھنچے چلے آئے- آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور سات بچے سوگوار چھوڑے ہیں آپ کی ساری اولاد بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہے اور یورپ میں مقیم ہے- سب بفضلہ تعالیٰ جماعت کے وفادار اور خدمت گزار ہیں- آپ کے ماشاء اللہ بیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں- محترمہ والدہ صاحبہ نے 1968ء میں والد صاحب کی بینائی چلے جانے کے بعد کا چونتیس سال کا طویل عرصہ آپ کی خدمت کرتے ہوئے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ گزارا- اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہتر سے بہتر جزا عطا کرے اور ہمیں ان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی ہمت، طاقت اور توفیق عطا کرے- (آمین)

والد صاحب کو سگریٹ نوشی کی دیرینہ عادت تھی شکر الحمدللہ کہ پچھلے نو دس سال سے آپ نے اس عادت کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور قوت ارادی کی بدولت ترک کر دیا-

پیارے ابا جان بفضلہ تعالیٰ پرانے موصی تھے اور اپنا چندہ ہر ہفتہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے- 10 / اپریل کو مورڈن بیت الذکر میں مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور 11 / اپریل کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی- آپ پچھلے دس سال سے لندن میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے-

ہم سب بہن بھائی اپنے دوست احباب اور عزیز رشتہ داروں کے تہہ دل سے ممنون ہیں کہ وہ والد صاحب کی وفات پر تعزیت کے لئے تشریف لائے- جماعت کے عہدیداران کے بھی مشکور و ممنون ہیں کہ

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب

حضرت اماں جان کی بچوں سے شفقت

بچپن کی یادوں کے حوالہ سے

تحدیث نعمت کے طور پر جس واقعہ کا ذکر درج ذیل سطور میں کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں وہ نصف صدی پہلے کا ہے مگر آج بھی دل و دماغ پر ثبت ہے۔ ہماری اور ہماری والدہ مرحومہ کی عظیم محسنہ حضرت سیدہ اماں جان کا نام ہمیں اپنی والدہ صاحبہ سے سننے کا موقع ملتا تھا گھر میں اکثر ذکر ہوتا رہتا تھا۔ قادیان میں قیام کے دوران تو مجھے حضرت اماں جان کی زیارت یاد نہیں تاہم ایک مرتبہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ دارالمسیح میں حضرت سیدنا المصلح الموعود کی خدمت میں حاضری اور آپ کے دست مبارک کو تھام کر آپ سے مصافحہ خوب یاد ہے۔ قادیان سے ہجرت کے بعد ہم لوگ کچھ روز تو رتن باغ میں ہی ڈیرہ ڈالے رہے۔ اس کے بعد ہمارے والد صاحب مرحوم (حضرت مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح) اپنے آبائی گاؤں ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں ایک مکان اپنے نام الاٹ کروا کے ہمیں وہاں لے گئے اس طرح ہمیں چند سال اپنے آبائی گاؤں میں بھی رہنے کا موقع مل گیا اور اپنے گاؤں سے بھی الفت پیدا ہوگئی۔ بالآخر 31 مئی 1951ء کو ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کے اصرار پر ہمارے والد صاحب ہمیں ربوہ لے آئے اس وقت ہمارا کنبہ ہم دو بھائیوں (خاکسار اور عزیزم مرزا ظفر احمد صاحب) اور ہمارے والدین اور ہمارے ماموں نیاز محمد صاحب مرحوم پر مشتمل تھا۔

ان دنوں سیدنا حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ اماں جان اور بعض دیگر افراد خاندان کچے مکانوں میں رہائش پذیر تھے جن میں کسی قسم کی بجلی اور پانی یا گیس وغیرہ کی سپلائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ریلوے لائن کی جانب کچی بیت مبارک تھی جہاں حضرت مصلح موعود دن رات کی نمازیں پڑھاتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے بے شمار رفقاء آپ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے تھے۔ ایک عجیب راحت و سکون اور امن اور امان تھا۔ چاروں طرف دشت تھا مگر ربوہ دارالامان تھا۔ ہمارا سکول بھی اسی بیت الذکر میں لگتا تھا بڑے بزرگ اساتذہ تھے ہمیں حضرت مولوی تاج دین صاحب (فاضل گر) پڑھایا کرتے تھے۔ اساتذہ پڑھانے کے علاوہ دعائیں بھی بہت کرتے تھے۔ اور ہمارا پاس ہونا زیادہ تر انہی دعاؤں پر منحصر ہوتا تھا کیونکہ کھیلنے کے لئے مواقع اور گراؤنڈ بہت زیادہ ہوتی تھیں۔ سکول جو بنیادی طور پر بیت الذکر میں قائم تھا کے قریب ہی چند گز کے فاصلہ پر ہم سب کی اماں جان کی رہائش تھی جہاں سارا دن بچوں کا شور جاتا رہتا تھا اور مجھے یاد نہیں کہ کبھی ہمیں اندر سے یہ پیغام بھجوایا گیا ہو کہ بچے شور نہ کریں سوائے اس روز کے جس روز رات کو حضرت سیدہ اماں جان ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہونے والی تھیں اس روز آپ کی تشویشناک علالت کے پیش نظر بچوں کو کہا گیا کہ وہ شور نہ کریں۔ حضرت سیدہ اماں جان کا دستور تھا آپ میٹھے چاول پکوا کر بچوں کو بلوا لیتی تھیں اور اپنے سامنے بٹھا کر کھلاتی تھیں۔ ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ بیان فرماتی تھیں کہ جس روز حضرت سیدہ کی وفات ہوئی تھی اس روز کسی نے پیغام بھیجا کہ بچوں کا شور آ رہا ہے۔ ان کو منع کیا جائے۔ ان دنوں ہمارے والد محترم حضرت مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح ابتدائی کلاسز کو پڑھاتے تھے آپ نے بچوں کو کہا کہ بہتر ہے تم لوگ چھٹی کرو۔ بچوں کے پوچھنے پر آپ نے کہا کہ حضرت اماں جان کی آج طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور تم لوگ شور سے باز نہیں آتے اس پر بچے خاموش ہوگئے ایک بچے نے کہا کہ اب ہمیں میٹھے چاول کون کھلائے گا اس قسم کا ایک موقع میٹھے چاولوں پر حاضری دینے کا خود خاکسار کو بھی یاد ہے حضرت سیدہ اماں جان کی وفات سے بہت ماہ پہلے کی بات ہے سکول سے پیغام موصول ہوا کہ حضرت اماں جان نے فرمایا ہے کہ میں نے میٹھے چاول پکوائے ہیں دس بچے اندر بھجوادیں۔ ان خوش قسمت بچوں میں خاکسار بھی شامل ہوگیا۔ چنانچہ ہم دس بچے ڈیوڑھی سے ہوتے ہوئے حضرت سیدہ اماں جان کی ذاتی رہائش گاہ میں پہنچے آپ اپنے کمرہ رہائش کے ساتھ ملحقہ مشرقی جانب برآمدہ میں کمرہ کے دروازہ کے سامنے ایک چارپائی جو شرقاً غرباً بچھی ہوئی تھی لیٹی ہوئی تھیں آپ کا تکیہ مغربی جانب تھا آپ کی چارپائی کے بالکل قریب فرش پر ایک بہت بڑی پرات میٹھے چاولوں سے بھری ہوئی رکھی گئی تھی جس کے چاروں طرف ہم سب بچے بیٹھ گئے اور ساری کی ساری پرات ہم نے صاف کر دی اس دوران حضرت سیدہ اماں جان برابر ہماری طرف دیکھتی رہیں اور آپ کی نگاہیں ہم بچوں پر جمی رہیں یقیناً آپ دعاؤں میں مصروف رہی ہوں گی خدا کرے کہ ہم سب ان دعاؤں کے وارث بنے رہیں۔ مجھے یاد نہیں میرے علاوہ اس وقت دوسرے بچے کون کون سے تھے اس قسم کے دو مواقع پر اندر جا کر حضرت سیدہ اماں جان کی اس مبارک دعوت سے چاول کھانے یاد ہیں دوسرے موقع کی تفاصیل ذہن میں نہیں ہیں لیکن ذہن پر یہ اثر باقی ہے کہ دو مرتبہ خاکسار کو دیگر بچوں کے ہمراہ میٹھے چاول کھانے کا موقع ملا۔ حضرت اماں جان کی زیارت تو اس کے علاوہ بھی یاد ہے جب کہ خاکسار اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس روز آپ صحن میں لیٹی ہوئی تھیں اور پھر جب آپ کی اپریل 52ء میں وفات ہوئی تو اس سے اگلے روز جب مستورات آپ کا آخری دیدار کر رہی تھیں ہمیں بھی ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ اپنے ہمراہ لے گئیں۔ اس روز آپ کا جسد اطہر آپ کے کمرہ کے اندر رکھا گیا تھا ہم لوگ اس دروازہ سے جس کا خاکسار اوپر ذکر کر چکا ہے اندر کمرہ میں داخل ہو کر حضرت سیدہ اماں جان کا آخری دیدار کرتے ہوئے آپ کی چارپائی کے جنوب کی طرف سے ہو کر گزر رہے تھے۔ نماز جنازہ میں بھی ہمیں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کے بعد جب آپ کا چاندی کی طرح چمکتا ہوا تابوت آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد کے کندھوں پر آہستہ آہستہ بہشتی مقبرہ کی جانب رواں دواں تھا وہ نظارہ بھی خاکسار کو آج تک اچھی طرح یاد ہے۔

ربوہ کی ابتدائی یادوں میں سے یہ میری سب سے قیمتی یادداشت ہے جو ہمیں مرحوم والدین بالخصوص محترمہ والدہ صاحبہ کے طفیل نصیب ہوئی اور اب تک دل و دماغ پر مرتسم ہے۔ ممکن ہے کسی اور خوش نصیب کو بھی یاد ہو۔ جملہ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم والدین کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے جن کی بدولت ہمیں مقدسین کے مبارک قدموں تلے رہنا نصیب ہوا اور صادقین کی صحبت کے مواقع میسر آتے رہے اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کو ہمارے اور ہماری اولادوں کے لئے دوام بخشے۔ آمین

رپورٹ: راغب ضیاء الحق مربی سلسلہ

آئیوری کوسٹ میں ریڈیو پروگرامز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ ہر ممکن طریق پر احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں دن رات مصروف ہے۔ مختلف شہروں اور ریجنز میں ریڈیو سٹیشنوں سے رابطہ کر کے اس سلسلہ میں کوشش کی جاتی ہے کہ جماعت کا پیغام نشر کروانے کے لئے وقت حاصل کیا جائے کیونکہ اس طرح آسانی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچ جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران ریڈیو بوآ کے Bouake جو بوآ کے علاوہ اردگرد کے سینکڑوں دیہات بھی کور کرتا تھا۔ اس پر پورا مہینہ روزانہ آدھ گھنٹے کے لئے ہمارے ریجنل مشنری بوآ کے مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی مختلف موضوعات پر درس دیتے رہے۔ اس پروگرام کو اس قدر پسند کیا گیا کہ لوگوں نے ٹیلی فون کالز کے ذریعے اور زبانی مبارکباد کے پیغامات دیئے۔ اس طرح ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو جماعت احمدیہ کا حقیقی پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی رہی۔

لائیو پروگرام عیدالاضحیہ

اس پروگرام کی پسندیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عیدالاضحیہ کے موقع پر اہل دین کی طرف سے بطور نمائندہ ہمارے مشنری مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی کو ریڈیو انتظامیہ بوآ کے کی طرف سے حج اور قربانی کے فلسفہ کے موضوع پر لیکچر کے لئے دعوت دی گئی اور انتظامیہ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ آئندہ جب بھی ضرورت ہوئی نمائندہ کی حیثیت سے ہم آپ ہی کو دعوت دیں گے۔

لوگوں کی طرف سے بار بار اصرار پر نیشنل ریڈیو آئیوری کوسٹ نے عیدالاضحیہ کے موقع پر ہمارے مشنری مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی کو 40 منٹ کے لیکچر کی دعوت دی یہ پروگرام بالکل بلا معاوضہ تھا۔ 20 منٹ کے لیکچر کے بعد لوگوں نے بذریعہ ٹیلی فون براہ راست سوالات کئے جن کے مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ پروگرام سارے آئیوری کوسٹ میں سنا اور پسند کیا گیا۔

علاوہ ازیں ریڈیو بوآ کے پر وقتاً فوقتاً پروگرام جاری ہیں اور اب مستقل وقت حاصل کرنے کے لئے ریڈیو انتظامیہ بوآ کے سے مذاکرات جاری ہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد کامیابی ہو گی۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ آئیوری کوسٹ کے درج ذیل شہروں میں ہمارے ریڈیو پروگرام جاری ہیں۔

(1) کورگو Korhogo میں ہفتہ وار آدھ گھنٹہ پروگرام ہوتا ہے۔

(2) فرکے Firke میں بھی ہفتہ وار آدھ گھنٹہ پروگرام جاری ہے۔

(3) اگبوول Agboville میں بھی ہفتہ وار آدھ گھنٹہ جماعت کا پروگرام دیا جاتا ہے۔

(4) آپواسو Apoisso میں بھی روزانہ آدھ گھنٹہ پروگرام دیا جاتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

کالا موتیا - گلوکوما

کالا موتیا یا گلوکوما آنکھوں کی ایک عام بیماری ہے جو لاکھوں افراد کو لاحق ہو سکتی ہے اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ اندھے پن میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے- گلوکوما ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کے اندرونی حصے میں پانی کا دباؤ بڑھ جاتا ہے یہ دباؤ انٹرا اکولر دباؤ کہلاتا ہے- جس کی وجہ سے آنکھوں کی شریانوں کو نقصان پہنچتا ہے- اور گلوکوما بتدریج بڑھتا جاتا ہے- جس کی مدت برسوں پر محیط ہو سکتی ہے- اس دوران اکثر لوگوں کو احساس نہیں ہوتا کہ وہ گلوکوما کے مرض میں مبتلا ہیں- مرض کی پہچان اس وقت ہوتی ہے- جب آنکھوں میں پانی کے بڑھے ہوئے دباؤ کی تشخیص ہوتی ہے- آنکھوں کے ڈاکٹر کی مسلسل نگہداشت اور ضروری علاج ہی گلوکوما کے مرض کو روکنے کا بہتر ذریعہ ہے-

مرض کی وجوہات

اس سے قبل بتایا جا چکا ہے کہ گلوکوما آنکھوں کے اندرونی حصہ میں پانی کے دباؤ کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے- یہ پانی ایکویس ہیومر کہلاتا ہے جو آنکھوں کے مختلف حصوں میں گھومتا رہتا ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کے اہم حصے متاثر ہوتے ہیں- عموماً ایکویس ہیومر ایک خاص طریقہ سے آنکھوں کے اندر بہتا ہے- یہ ٹریبیکولر میشورک کہلاتا ہے- جو قرنیہ اور آئرس کے آپس میں ملنے والے زاویے پر ہوتا ہے- مرض گلوکوما میں یہ بہاؤ کی نالی جگہ جگہ سے بند ہو جاتی ہے- اور بہاؤ رک جاتا ہے جس کی وجہ سے دباؤ بڑھتا ہے- کچھ عرصہ بعد مسلسل دباؤ اور پانی کے متحرک رہنے سے آنکھوں کی شریانوں کو نقصان پہنچتا ہے- اور وہ مردہ ہو جاتی ہیں- اس کا لازمی نتیجہ اندھا پن ہوتا ہے-

گلوکوما کی مختلف اقسام ہوتی ہیں- ہر دس میں سے سات افراد عموماً عام قسم کے گلوکوما میں مبتلا ہوتے ہیں- جو ابتدائی اوپن اینگل گلوکوما کہلاتا ہے-

مرض کس طرح پہچانا جاتا ہے؟

آنکھوں کا معائنہ کرواتے رہنے سے گلوکوما کے مرض کا پتہ چلتا ہے- عام طور سے آنکھوں کے ڈاکٹر اس مرض کو حسب ذیل طریقہ سے چیک کرتے ہیں-

آنکھوں میں پانی کے دباؤ کو ایک غیر تکلیف دہ آلہ کی مدد سے چیک کیا جاتا ہے جو ٹونومیٹر کہلاتا ہے- آنکھوں کے پچھلے حصہ کی شریانوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کیا جاتا ہے-

بینائی کی صلاحیت معائنہ کرتے رہنے سے یہ پتہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے کہ دیکھنے کی صلاحیت میں کتنی کمی واقع ہوئی ہے خصوصاً آپ کی پیرافرل ویژن میں کمی- یاد رکھئے کہ گلوکوما کا مرض کسی بھی فرد کو لاحق ہو سکتا ہے- گلوکوما کی وجہ سے بینائی کی کمزوری کو روکنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کو ابتداء ہی میں جانچ لیا جائے- یہی وجہ ہے کہ آنکھوں کی دیکھ بھال کے لئے ان کے باقاعدہ معائنے کا تسلسل ضرور برقرار رکھا جائے-

گلوکوما کا مرض کن افراد کو ہوتا ہے:-

دنیا کے لاکھوں عام افراد کو یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے- چاہے اس میں ان کی کسی غلطی کا دخل نہ ہو- بعض وجوہات ایسی ہیں جس میں اس مرض کے بڑھنے کا موقع ملتا ہے-

☆ عمر کی زیادتی
☆ خاندانی طور پر گلوکوما کا تاریخی پس منظر
☆ ذیابیطس
☆ بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر)
☆ بہت قریب سے دیکھنا
☆ ادویات کا زیادہ استعمال
☆ آنکھوں کا زخم

کیا یہ قابل علاج مرض ہے؟

نہیں البتہ اکثر حالتوں میں صحیح طریقہ علاج سے اس مرض کو کنٹرول کرنے میں کامیابی ہو سکتی ہے- اگر آپ گلوکوما میں مبتلا ہیں تو اس مرض کا علاج اور دیکھ بھال مسلسل ساری زندگی جاری رہنا چاہئے- اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اپنے آنکھوں کے ڈاکٹر سے مسلسل رابطہ رکھیں اور مرض کے علاج کے سلسلہ میں اس کی دی ہوئی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں-

علاج کس طرح کیا جائے؟

عموماً گلوکوما کے علاج میں ابتدائی طور پر مختلف قسم کی ادویات استعمال کی جاتی ہیں تا کہ آنکھوں میں پانی کے دباؤ کو کم کیا جا سکے- یہ دوائیں عام طور پر آنکھوں میں ڈالنے والے قطروں کی شکل میں دی جاتی ہیں- اس کے علاوہ آپریشن اور لیزر سے بھی علاج ممکن ہے جو ضرورت پڑنے پر استعمال کیا جا سکتا ہے-

قطروں کو کس طرح استعمال کیا جائے

آنکھوں میں ڈالنے والے قطرے روزانہ استعمال کرنے چاہئیں- ان کا استعمال دواؤں کے لئے دیئے گئے طریقہ استعمال پر منحصر ہے- بعض حالتوں میں دوائی کے قطرے دن میں کئی بار ڈالنے کے ہوتے ہیں اور بعض دن میں صرف ایک مرتبہ- ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ڈاکٹر کی دی ہوئی ہدایات پر عمل پیرا ہوں-

گلوکوما ایک بتدریج بڑھنے والی بیماری ہے- یعنی وقت کے ساتھ ساتھ یہ خراب تر حالات پیدا کرتی ہے- آپ کا معالج شاید آپ کی آنکھوں کی دوائی تبدیل کر دے یا اس کے ساتھ کوئی اور دوائی کے قطرے روزانہ آنکھوں میں ڈالنے کے لئے دے دے- یہ تبدیلیاں ابتداءً عموماً آنکھوں میں بیماری کے دباؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے ہوتی ہیں- دوسری وجہ مضر اثرات جو آپ کے ڈاکٹر کے نقطہ نظر کے علاوہ خود آپ کے نقطہ نظر سے بھی تبدیلی دوا کا باعث ہو سکتی ہے-

مندرجہ ذیل چند مختلف وجوہات درج ہیں جن کی وجہ سے گلوکوما کے علاج کے لئے آنکھوں کی دوائی میں تبدیلی کی جاتی ہے-

اثر اندازی: کیا دوائی کے قطرے بہتر طور پر انٹرا اکولر دباؤ کو کنٹرول کرتے ہیں-

طبی مضر اثرات: کیا آپ دوائی کے قطروں کے استعمال سے دوسری قسم کی طبی تکالیف میں اضافہ محسوس کرتے ہیں-

طرز زندگی میں مضر اثرات: کیا یہ دوائی کے قطروں کا استعمال آپ کی روزانہ طرز زندگی میں اثر انداز ہو رہا ہے- بعض دوائی کے قطروں کے استعمال سے رات کو دکھائی دینے میں تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات آنکھوں میں کھٹک پیدا کرتی ہیں- اگر آپ اس قسم کے مضر اثرات محسوس کرتے ہیں جو آپ کی روزانہ مصروفیات میں خلل انداز ہوتی ہیں- تو اس سلسلہ میں فوراً اپنے آنکھوں کے ڈاکٹر سے رجوع کر کے ہدایات حاصل کریں-

کیا کچھ آسان طریقے ہیں جن پر عمل کیا جائے؟

ہاں.........!

1- اپنے آنکھوں کے ڈاکٹر کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق دوائیں استعمال کریں- دوا کے قطروں کی تعداد میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہ کریں- دوائیں روزانہ مقررہ وقت پر استعمال کریں جس کی ہدایت ڈاکٹر نے کی ہو- اس کی وجہ سے دواؤں کے قطروں کے استعمال میں آپ کی یادداشت میں آسانی ہوگی-

2- اگر دواؤں کے استعمال سے کچھ مضر اثرات رونما ہوں تو اپنے آنکھوں کے ڈاکٹر کو بتلائیں- اس کی وجہ سے آپ کی روزانہ کی مصروفیات میں بہتری پیدا ہوگی اور طریقہ کار تبدیل کرنے میں آسانی ہوگی-

3- اگر آپ اپنے گھر سے کہیں اور جائیں تو خیال رکھئے کہ جہاں بھی آپ جائیں- آپ کی دوائیں آپ کو بہ آسانی دستیاب ہوں- اپنے ڈاکٹر سے اس سلسلے میں لکھی ہوئی مزید ہدایات حاصل کریں-

4- ڈاکٹر سے ملاقات کے اوقات شیڈول کے مطابق جاری رکھیں- آپ کی اس بیماری کا علاج اس وقت ممکن ہو سکے گا جبکہ آپ ڈاکٹری دیکھ بھال اور ادویات کے استعمال کو یقینی بنائیں-

5- اگر آپ کوئی دوسری ادویات استعمال کر رہے ہوں تو اپنے ڈاکٹر کو ضرور بتائیں- خصوصاً وہ ادویات جو ڈاکٹری نسخے کے علاوہ آپ بازار سے خرید رہے ہوں- اگر آپ کسی دوسرے ڈاکٹر کو علاج کے سلسلہ میں دکھائیں تو اسے ضرور مطلع کر دیں کہ آپ گلوکوما کے مرض کا علاج کروا رہے ہیں-

6- چونکہ گلوکوما موروثی طور پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے آپ اس سلسلہ میں اپنے خاندان کے بڑی عمر کے افراد بلکہ تمام قریبی رشتہ داروں کو بھی اپنی آنکھوں کا معائنہ کروانے کا مشورہ دیں-

یاد رکھئے!

علاج کے معاملے میں قطعی سستی نہ برتیں- کیونکہ گلوکوما ایک ایسا مرض ہے جو لمبے عرصے تک متاثر کرتا ہے اس لئے اس کا علاج بھی زندگی بھر ہوتے رہنا چاہئے- اس معاملہ میں بد احتیاطی آپ کی قیمتی بینائی کو تباہ کر سکتی ہے-

(مرسلہ: ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب- آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال)

بقیہ صفحہ 4

انہوں نے مغلپورہ میں والد صاحب کی نماز جنازہ اور دوسرے انتظامات میں بڑی مدد کی-

آخر پر احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا کریں خدائے رحمن و رحیم و کریم پیارے والد صاحب ہمارے خاندان کے تمام بزرگوں اور اپنے نیک بندوں سے بخشش و مغفرت والا معاملہ کرتے ہوئے ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرتے ہوئے اپنے قرب سے نوازے- (آمین)

بقیہ صفحہ 5

Bin Houe میں بھی چھ ماہ کے لئے ہفتہ وار ایک گھنٹے کا معاہدہ ہو گیا ہے- اس کے علاوہ بنجالی Boundjali شہر میں بھی مذاکرات جاری ہیں وہاں بوسٹر کے ذریعہ سارے شہر میں ایم ٹی اے کی نشریات دکھائی جائیں گی-

الحمدللہ ان پروگراموں کے ذریعہ لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے- اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور سعید روحوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2002ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم احمد علی صاحب ٹیچر ریٹائرڈ دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بھانجے مکرم ملک صفر حیات صاحب ابن مکرم ملک محمد حیات صاحب سوآنہ آف لولے شریف کو مورخہ 4 ستمبر 2002ء بروز بدھ چار بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ملک ارمغان حیات تجویز ہوا ہے۔ نومولود ملک طاہر حیات صاحب مربی سلسلہ بلادروس کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ نومولود لمبی اور فعال زندگی والا ہو نیز دین سے محبت رکھنے والا اور خدمت کرنے والا ہو۔ (آمین)

نتائج مقابلہ مضمون نویسی ''شجاعت نبوی''

سہ ماہی دوئم 2002ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: خرم منیب صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

دوم: طاہر احمد منظور صاحب۔ طاہر ہوسٹل ربوہ

سوم: فراست احمد راشد صاحب۔ دارالصدر شرقی ربوہ

چہارم: توقیر احمد آصف صاحب۔ دارالحمد فیصل آباد

پنجم: ہمایوں طاہر احمد صاحب' اقامۃ الظفر ربوہ

ششم: ارشد احمد صاحب۔ راج گڑھ لاہور

ہفتم: انتصار احمد ازکی صاحب اسلام آباد

ہشتم: رضوان احمد طیب صاحب۔ اقامۃ الظفر ربوہ

نہم: عبدالشکور صاحب۔ راجن پور

دہم: عبدالوہاب صاحب منگلا۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(مہتمم تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم مظہر سلطان صاحب واطہر سلطان صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ لکھتے ہیں ہمارے والد مکرم حاجی شیخ محمد انیس طاہر صاحب ولد مکرم شیخ برکت اللہ صاحب مرحوم دارالیمن وسطی حمد حال مقیم کویت مورخہ 2 ستمبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 58 سال تھی۔ آپ کا جنازہ مورخہ 6 ستمبر 2002ء کو ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر بیت الحمد دارالیمن وسطی میں مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب جنرل سیکرٹری دفتر صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین قبرستان عام میں مکرم محمد سلیمان صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن وسطی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے بچوں کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسلام آباد میں حفظ قرآن کلاس

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ اسلام آباد میں مختلف جگہوں پر ترتیل القرآن اور حفظ قرآن کی کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ کے تحت تین جگہوں پر 65 کے قریب مستورات کو مربیان اسلام آباد نے صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سکھایا اور یوں یہ 165 اساتذہ تیار ہوئیں۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے زیر انتظام دو جگہوں پر حفظ قرآن کی کلاسز کا اہتمام کیا گیا جو تین ماہ تک جاری رہیں۔ ان کلاسز میں 19 طلبہ وطالبات نے قرآن کریم کے مختلف حصے حفظ کئے۔ اس کلاس میں مکرم حافظ ناصر علی صاحب نے تدریس کے فرائض بہت محنت کے ساتھ ادا کئے۔ ان کلاسز کی اختتامی تقریب مورخہ 24۔ اگست کو بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم کے حوالہ سے بعض نصائح کیں۔ دعا کے بعد حاضرین میں چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ مورخہ یکم ستمبر 2002ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کی سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم سے مزید برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے مندرجہ ذیل مضامین میں 4 سالہ BS کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

i- باٹنی ii- کیمسٹری iii- ریاضی iv- فزکس v- شماریات vi- زوآلوجی۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 9 ستمبر 2002ء

Hailey کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی لاہور نے B.Com(IT) اور M.Com(IT) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 9 ستمبر 2002ء۔

علی احمد شاہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میرپور AK (آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد) نے BS اور BS Electrical Engineering Computer Engineering میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 9 ستمبر 2002ء۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے 03-2002 کیلئے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i- BS (Computer Science)

ii- BS(Information Technology)

iii- BBA iv- B.Pharmacy

v- BSc Electronic Engineering)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 ستمبر 2002ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب)

محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ ساکنہ 24۔ علاؤ الدین روڈ لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/3 دارالصدر ربوہ کل رقبہ 16 کنال میں سے ان کے نام 1 کنال 13 مرلہ 91 فٹ رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ہم وارثان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرم طارق اکبر احمد صاحب (بیٹا)

(3) محترمہ امۃ العلی زبدہ صاحبہ (بیٹی)

(4) محترمہ شاہدہ شیبا صاحبہ (بیٹی)

(5) محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)

(6) محترمہ ثمرہ احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل اور انعامی سکالرشپ 2002ء

مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جائیں گے۔

امتحان انٹرمیڈیٹ سالانہ (1) پری میڈیکل (احمدی طالب علم/طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (2) پری انجینئرنگ (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (3) انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں سالانہ امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لے گا۔

انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان (بورڈ) میں ان تینوں شعبہ جات میں جو بھی احمدی طالبہ/طالب علم پاکستان بھر کے تمام احمدی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ ایک عدد گولڈ میڈل اور 25000 روپے سکالرشپ کا مستحق قرار پائے گا۔ (خواہ اس کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔)

انٹرمیڈیٹ کے امتحان 2002ء دینے والے تمام احمدی طلباء وطالبات خواہ ان کا تعلق پنجاب سندھ' سرحد بلوچستان یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قواعد وضوابط

☆ اس سکیم کا اطلاق انٹرمیڈیٹ بورڈز کے سالانہ امتحان 2001ء سے ہوگا (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا)۔ واضح ہو کہ 2001ء میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ سکالرشپ اور میڈلز دیئے جا چکے ہیں۔

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف First Annual Examination پر ہوگا۔

☆ By Part یا Division improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

☆ سالانہ امتحان 2002ء میں 800 یا 800 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

☆ طالبات اور طلباء کے لئے الگ الگ معیار نہ ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا۔ وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ اور طریقہ کار

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی سند یا Mark Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم صدر جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کردی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ دسمبر 2002ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار	16-ستمبر	زوال آفتاب	:	1-03
☆ سوموار	16-ستمبر	غروب آفتاب	:	7-16
☆ منگل	17-ستمبر	طلوع فجر	:	5-29
☆ منگل	17-ستمبر	طلوع آفتاب	:	6-51

7 سال دیں تو برادری ازم ختم کردوں گا صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ 10-اکتوبر کے انتخابات سے پاکستان میں حقیقی جمہوریت آئے گی' میں یونیفارم میں ضرور ہوں مگر سچی جمہوریت کا علمبردار ہوں' جاپان کے وزیراعظم نے ملاقات میں کہا کہ وہ انتخابات کے دوران مبصرین کا ایک وفد بھیجیں گے میں نے ان سے کہا کہ آپ دس وفد بھیجیں-صدر نے کہا کہ وہ تین سال میں برادری ازم کا کلچر نہیں بدل سکے-آپ سات سال دیں تو میں یہ بھی ختم کروں گا-وہ امریکہ میں آباد پاکستانیوں کے عشائیے کی تقریب سے خطاب کررہے تھے-

اگر ہمارے خلاف جارحیت کی گئی تو......

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں کشیدگی کم کرنے اور کشمیر کے بنیادی مسئلے کو حل کرنے کیلئے مذاکرات پہلا قدم ہے-انہوں نے یہ بات اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں اپنی پریس کانفرنس کے دوران کہی-انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے مؤقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی- انہوں نے واضح کیا کہ اگر ہمارے خلافت جارحیت کی گئی تو ہم اس کا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں-

بے نظیر بھی الیکشن سے آؤٹ

سندھ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس زوار حسین جعفری اور مسٹر جسٹس محمد صادق لغاری پر مشتمل انتخابی ٹریبونل نے بے نظیر بھٹو کے این اے 204 اور این اے 207 سے کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کے خلاف دائر اپیلیں مسترد کردیں-

امیدواروں کی اکثریت آؤٹ ہو جائے گی

الیکشن ٹریبونل نے کہا ہے کہ جو لوگ الیکشن لڑ رہے ہیں اگر ان کے کردار کا بغور جائزہ لیا جائے تو اکثریت الیکشن سے باہر ہو جائے گی-یہ بات گجرات سے قومی اسمبلی کے امیدوار نوابزادہ غضنفر گل کو الیکشن لڑنے کی اجازت دینے کے موقع پر کہی گئی-

حکومتی اصلاحات تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ

قطب خیل کے مقام پر شمالی وزیرستان کے اتمان زئی عمائدین' حصہ داروں اور درجہ چہارم کے ملازمین کا جرگہ ہوا-جس میں فیصلہ کیا گیا کہ قبائلی علاقوں کیلئے حکومت کی طرف سے کی گئی اصلاحات کو تسلیم نہیں کیا جائے گا-یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جس کسی نے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی اس کا گھر مسمار کیا جائے گا اور دس لاکھ روپے جرمانہ بھی ہوگا-

اسمبلی توڑنے کا اختیار چھوڑ دوں گا صدر

مشرف نے کہا ہے کہ قومی سلامتی کونسل کے وجود میں آتے ہی وہ اسمبلی توڑنے کا اپنا اختیار ختم کردیں گے-پاکستانی سفارتخانے میں عشائیے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئین کے ترامیم کے پیکیج سے ابھرنے والا یہ تاثر غلط ہے کہ میں مزید اختیارات سمیٹ رہا ہوں-ہم مارشل لاء زوک رہے ہیں-ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ فوج کو اقتدار سے باہر رکھنے کے لئے اسے تھوڑا سا ملوث کرنا ضروری ہوتا ہے-

مشرف بش ملاقات

صدر مشرف اور صدر جارج واکر بش کے درمیان نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز کی عمارت میں ملاقات ہوئی-تقریباً پون دو گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں مختلف اہم امور زیر بحث آئے-

دولت مشترکہ کے وفد نے اے آر ڈی سے ثبوت مانگ لئے

انتخابات کی مانیٹرنگ کیلئے آنے والے دولت مشترکہ کے وفد نے اے آر ڈی کی جانب سے انتخابات کی غیر جانبدارانہ حیثیت پر اثر انداز ہونے کے حکومتی اقدامات کی سرگرمیوں اور گورنرز سمیت دیگر حکام کے دوروں کے دستاویزی ثبوت مانگ لئے ہیں-اور کہا ہے کہ دولت مشترکہ کی ٹیمیں الیکشن سے پہلے' الیکشن کے دن اور بعد از الیکشن ٹیموں کی مانیٹرنگ پر مشتمل جائزہ رپورٹ دولت مشترکہ کی فارن منسٹرز کمیٹی کو پیش کریں گی-

مغربی ممالک بے حد مغرور اور لالچی ہیں

کینیڈا کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ امریکہ سمیت مغربی ممالک کا لالچ اور تکبر بھی 11 ستمبر کے خوفناک حملہ جیسے واقعات کی ایک بڑی وجہ ہے-بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کینیڈین وزیراعظم نے کہا کہ مغرب کے اس بلاروک ٹوک لالچ اور اس کی کارروائیوں کے نتائج آئندہ 20' 30 سال تک محسوس کئے جائیں گے-طاقت کو اس حد تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جس سے دوسروں کی ہتک ہو-ہم اس وقت بے حد متکبر-مغرور-لالچی اور متکبر سمجھے جاتے ہیں-حقیقت کا ادراک نہ کیا تو نتائج بھگتنا پڑیں گے-امریکہ اور مغربی دنیا کو اسے محسوس کرنا چاہئے- 11 ستمبر کے واقعات نے مجھے احساس دلایا کہ یہ اسی تکبر کا نتیجہ ہے-تاریخ طاقت کے ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں دبایا نہیں گیا-جب آپ طاقتور ہو جائیں تو وہاں آ کر رک جانا چاہئے-بلکہ میں کہتا ہوں کہ جب آپ اس قدر طاقتور ہو جائیں تو پھر آپ کو عمدگی اختیار کرنی چاہئے-

امریکی جارحیت کے نتیجہ میں بے قابو آگ

عراق نے اقوام متحدہ میں امریکی صدر جارج بش کی عراق کے خلاف تقریر پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے عراقی سفارتکار نے کہا کہ امریکہ نے جارحیت کی تو ایسی آگ بھڑکے گی جو بے قابو ہو جائے گی-حملہ کرنے والا امریکہ بھی اس کی قیمت چکائے گا-عراق آسان شکار نہیں-سلامتی کونسل کے ارکان جانتے ہیں کہ بش جھوٹ بول رہے ہیں-اپنی خودمختاری کیلئے خطرہ بننے والوں پر بالکل ترس نہیں کھائیں گے-

امریکی سینٹ میں اختلاف

عراق پر ممکنہ حملے سے متعلق صدر بش کی پالیسی امریکی سینٹ میں اختلافات کا شکار ہوگئی ہے-بعض سینٹر عراق پر فوری حملے کے حق میں نہیں ہیں-ان کا مطالبہ ہے کہ عالمی برادری کو اعتماد میں لیا جائے-فوری حملے سے دنیا میں امریکہ کے خلاف نفرت بڑھے گی-کانگرس کے رکن ٹرنیٹ لاٹ نے کہا ہے کہ حملے کے لئے اقوام متحدہ کی اجازت کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بش کو حملے کا اختیار دے دیا جائے-

روس ڈبل گیم کھیلنے لگا

اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق بظاہر روس عراق کے خلاف امریکہ کے ممکنہ حملے کی مخالفت کررہا ہے لیکن دوسری طرف وہ امریکہ کے ساتھ خاموشی سے یہ مذاکرات بھی جاری رکھے ہوئے ہے کہ عراق کے خلاف جنگ کے بعد روس کا کیا کردار ہوگا-واضح رہے کہ روس اقرار کرتا چلا آرہا ہے کہ عراقی مسئلے کا سفارتی حل تلاش کیا جائے لیکن اس سے الگ روسی سفارتکار امریکی حکام کے ساتھ بعض معاملات طے کرنے میں مصروف ہیں جن میں جنگ کے بعد روسی کمپنیوں کے ٹھیکے اور عراق کی طرف واجب الادا 8 بلین ڈالر کے قرضے کی واپسی بھی شامل ہے-

امریکیوں کی اوسط عمر 77 برس

بہتر معیار زندگی اور جدید طبی سہولتوں کے باعث امریکیوں کی اوسط عمر 77 برس تک پہنچ گئی ہے- امریکی ادارے فارڈیزیز کنٹرول کی طرف سے جاری کئے جانے والے سروے کے مطابق امریکی اپنی خراب عادتوں اور موٹاپے کے باوجود بھی لمبی عمر پانے لگے ہیں-

غیر قانونی تارکین وطن گرفتار

ترکی کے حکام نے 65 غیر قانونی تارکین وطن کو یونان داخل ہونے کی کوشش میں گرفتار کرلیا جن میں 55 پاکستانی بھی شامل ہیں-غیر قانونی طور پر سرحد پار کرانے کیلئے جانے والی کشتی راستہ بھول کر بھٹک گئی اور انجن فیل ہو گیا-کئی روز بعد کشتی واپس ترک ساحل پر آ لگی-

عراقی مسئلہ پر تحمل سے کام لیں

جاپانی وزیراعظم نے امریکی صدر بش کو مشورہ دیا ہے کہ عراق کے مسئلہ پر تحمل سے کام لیں اور عراق کے خلاف ملٹری ایکشن سے پہلے دنیا کی دوسری قوموں سے مل کر کام کریں-اس وقت واشنگٹن برداشت کے بغیر دوڑ رہا ہے-

حملہ کی حمایت

بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کے اتحادی ممالک فرانس کینیڈا' برطانیہ اور دیگر ممالک نے اقوام متحدہ کی حمایت کے بعد عراق کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کی حمایت کی ہے-

اسرائیلی فوج کا حملہ

اسرائیلی فوج نے بکتر بند گاڑیوں اور پچاس ٹینکوں کے ساتھ غزہ کے شہر رفاہ پر تازہ حملہ کیا-فائرنگ سے ایک فلسطینی جاں بحق اور 6 شدید زخمی ہوگئے-

ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حضرات کیلئے خوشخبری

ملکی وغیر ملکی ہومیوپیتھک مدرٹنکچرز، پوٹینسی، الیکٹرو ہومیوپیتھک پوٹینسی و بجلیاں، باخ فلاور، گلوبیولز ڈسکس، شوگر آف ملک، نصابی وغیر نصابی کتب نیز پولٹری وحیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں۔ 117 ادویات کا سیٹ بھی دستیاب ہے۔

سنٹرل ہومیوپیتھک ڈرگ ہاؤس
سونیری بنک والی گلی، چنیوٹ بازار فیصل آباد
فون 041-647531 , 721221

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد' بدہضمی' اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے-ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ : ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون - 214750
★ اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF
JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61